دل کی بات

کابل میں پاکستانی سفارتخانہ میں آتش زدگی

گزشتہ ماہ افغانستان میں پاکستانی سفارت خانہ پر افغان عوام نے حملہ کر کے نذر آتش کر دیا جس سے جانی اور مالی نقصان ہوا۔ افغانستان کے ساتھ پاکستان کے تعلقات صدیوں سے محبت و اخوت کے رشتوں میں منسلک ہیں۔ روسی استعمار کے خلاف افغان عوام کے گیارہ سالہ جہاد میں پاکستان نے جو تاریخی کردار ادا کیا وہ بھی۔ تاریخ حریت کا ناقابلِ فراموش اور غیر معمولی واقعہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ محبت کے یہ رشتے یکایک نفرت میں کیوں تبدیل ہو گئے؟ پاکستانی سفارت خانہ نذرِ آتش کئے جانے کا معاملہ قومی اسمبلی میں اٹھایا گیا۔ تو اس معاملہ سے متعلق تحریک پر مختلف ارکان نے اظہار خیال بھی کیا۔ بحث کے دوران بعض ایسے حقائق منظر عام پر آئے ہیں۔ جن سے تازہ ترین صورت حال کے تجزیہ میں کوئی دشواری باقی نہیں رہتی۔ مثلاً رکنِ قومی اسمبلی محمود خان اچکزئی نے کہا کہ:

"بے نظیر اور صدر لغاری نے تو کہا کہ افغانستان میں ہم مداخلت نہیں کر رہے لیکن آئی ایس آئی بدمست ہاتھی بن چکا ہے جو حکومت کو اعتماد میں لئے بغیر مداخلت کر رہا ہے۔ طالبان آئی ایس آئی کی پیداوار ہے۔ نواز شریف اور بے نظیر اتنے مضبوط نہیں کہ آئی ایس آئی کو روک سکیں۔ ایران، سعودی عرب اور پاکستان کے انٹیلی جینس ادارے افغانستان میں جا کر مداخلت کرتے ہیں"

دوست محمد فیضی نے کہا:

"ضیاء الحق کا قتل بھی اسی سازش کا حصہ ہے، (نوائے وقت ملتان، ۲۶ ستمبر ۱۹۹۵ء)

یہ حقائق پاکستان کے سب سے بڑے ادارے میں سامنے آئے ہیں اور انہیں آسانی سے رد نہیں کیا جا سکتا۔ مشاہدات ان کی تصدیق کرتے ہیں اور یہی وہ اسباب ہیں جو افغانستان اور پاکستان کے درمیان نفرتوں اور عداوتوں کی دیواریں بن چکے ہیں۔ مغرب کے کفار و مشرکین یہ نہیں چاہتے کہ افغانستان مستحکم ہو۔ وہ افغان قوم کے جذبہ جہاد سے خوفزدہ ہیں اور اصل خوف اسلام کا ہے۔ اس لئے یہود نصاریٰ کی پوری کوشش یہ ہے کہ افغانستان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اسے تقسیم کر دیا جائے۔ اور دنیا کے نقشے پر کوئی بھی ایسی ریاست نہ ابھر سکے جو اسلام کی نمائندہ ہو۔ ہم طالبان کے نعرہ، اقدام اور خلوص پر شبہ نہیں کرتے مگر اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ مغرب انہیں استعمال نہیں کر رہا؟ یا وہ آئندہ استعمال نہیں ہوں گے؟

پاکستان اس وقت انتہائی نازک صورتِ حال سے گزر رہا ہے۔ موجودہ نااہل حکومت ملک کے داخلی اور خارجی استحکام کے قیام میں بری طرح ناکام ہو گئی ہے اور اس کی بڑی وجہ حکمرانوں اور سیاست دانوں کا امریکی ایجنٹ کے طور پر کام کرنا ہے۔ افغانستان، ایران اور چین ہمارے ہمسائے ہیں۔ ان سے ہمارے تعلقات مثالی اور مضبوط ہونے چاہئیں۔ کہ یہ ہماری بقا کے لئے ضروری ہے اگر ہمارے حکمران اپنے امریکی آقاؤں کے حکم پر افغانستان میں مداخلت کریں گے تو نتائج یہی نکلیں گے افغانستان بھی کشمیر کی طرح پاکستان کی شہ رگ ہے۔ اس کی بقا پاکستان کی

بقا ہے۔ اگر افغانستان تقسیم ہوا تو پھر پاکستان کی بقا و سلامتی بھی معرضِ خطر میں پڑ جائے گی۔

پاکستانی ذرائع ابلاغ۔ تنزلی کی راہ پر:

بریڈ فورڈ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر ڈیوڈ جے جانز (جو ان دنوں پاکستان کے دورہ پر ہیں) نے شعبہ تعلیم میں پاکستانی ذرائع ابلاغ کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

> "پاکستان میں ذرائع ابلاغ علمی شخصیتوں کو نظر انداز کر کے فلمی اداکاروں کو اہمیت دے رہے ہیں۔ پاکستان میں تعلیمی انحطاط کا اصل سبب یہی ہے۔ برطانیہ کے سائنس دانوں نے تھیوری کی بجائے پریکٹیکل پر زیادہ توجہ دی اور ہم ذرائع ابلاغ کو تعلیم کی ترویج و ترقی کے لئے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔" (نوائے وقت ملتان ۲۴ ستمبر ۱۹۹۵ء)

یہی بات ہم کہتے تو اسے ملا ازم، دقیانوسیت اور نہ جانے کن کن اعزازات سے موسوم کیا جاتا۔ چونکہ یہ بات مسٹر ڈیوڈ نے کہی ہے اس لئے اس پر کوئی ردِ عمل نہیں ہو گا۔ پاکستانی حکمران ڈاکٹر ڈیوڈ جے جانز کے اس تجزیے کا انکار نہیں کر سکتے۔ ہمارے ذرائع ابلاغ میں گھسے ہوئے پچانوے فیصد جاہل کاٹھے انگریز منہ ٹیڑھا کر کے جب ولائیتی چیخیں مارتے ہیں تو ان کی اس جہالت پر ہنسی بھی آتی ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے۔ ہمارے ذرائع ابلاغ تعلیم کی بجائے عریانی، فحاشی، بے حیائی، بدمعاشی اور بدعنوانی پھیلا رہے ہیں۔ اور کوئی مہذب قوم ان اعمالِ خبیثہ و رذیلہ کے ذریعے ترقی نہیں کر سکتی۔ یہ ترقی کا نہیں، تنزلی کا راستہ ہے۔ امرِ واقعہ یہی ہے کہ ڈوموں، میراثیوں، تہذیبی بھانڈوں اور سیاسی نٹوں کو قوم کا ہیرو بنا کر پیش کیا جا رہا ہے یہی طبقہ بد نژادِ نو کا آئیڈیل بن گیا ہے۔ جس کا نتیجہ ہمہ گیر تباہی کے سوا کچھ نہیں۔

جمعہ کی چھٹی کا خاتمہ:

گزشتہ کئی دنوں سے اخبارات میں یہ خبر گرم ہے کہ بے نظیر حکومت جمعہ کی چھٹی ختم کر کے اتوار کی چھٹی کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ ۱۹۷۷ء میں مسٹر بھٹو نے جمعہ کی چھٹی کا اعلان کر کے اسے اپنا بہت بڑا اسلامی کارنامہ قرار دیا تھا اور مسٹر بھٹو کی باقیاتِ سئیات پیپلز پارٹی اب تک اسے بڑے فخر کے ساتھ بیان کرتی چلی آ رہی ہے۔ یہ بات انتہائی مضحکہ خیز ہے کہ جس اقدام کو بے نظیر اپنے والد کا اسلامی کارنامہ قرار دیتی رہی ہیں اب اسے ختم کرنے کے درپے ہیں!

دنیا بھر میں عیسائی اتوار کو چھٹی کرتے ہیں اور یہودی ہفتہ (یوم السبت) کو اور ان دنوں کو اپنے اپنے مذہب کے حوالے سے مقدس قرار دیتے ہیں جبکہ مسلمانوں کے لئے جمعہ مقدس ترین دن ہے۔ موجودہ حکمران جمعہ کی چھٹی کا نقصان یہ بتاتے ہیں کہ ہم تجارتی دنیا سے کٹ کر رہ جاتے ہیں۔ آخر مسلم ممالک بھی تو غیر مسلم ممالک کی منڈی ہیں۔ اگر ہفتہ اور اتوار کی چھٹی سے انہیں کوئی نقصان نہیں ہوتا تو جمعہ کی چھٹی سے ہمیں بھی کوئی نقصان نہیں۔ سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک اس کی زندہ مثال ہیں۔ یہود و نصاریٰ سے مرعوب ہو کر اگر ایسا کوئی اقدام کیا گیا تو اس کی شدید مزاحمت کی جائے گی۔